

हिन्दुस्तानी एकेडेमी, पुस्तकालय  
इलाहाबाद

वर्ग संख्या.....

पुस्तक संख्या.....

क्रम संख्या..... ८६०

قومی گیت

نمبر

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

# ترانہ

مسلمان بچوں کا قومی گیت

مصنفہ

ڈاکٹر شیخ محمد اقبال صاحب ایم۔ اے۔ پی ایچ۔ ڈی

چین و عرب ہمارا ہندوستان ہمارا

مسلم ہیں ہم وطن ہر سار جہاں ہمارا

توحید کی امانت سینوں میں ہر گاہ

آساں نہیں مٹانا نام و نشان طہارا

دنیا کے تہکدوں میں ہلا وہ گھر خدا کا

ہم اس کے پاسباں ہیں وہ پاسباں طہارا

تینوں کے سائے میں ہم پیکرِ جوں ہوئیں

خنجرِ بدال کا ہو قوی نشان ہمارا

منعرب کی دہیوں میں گو خنجرِ افغان ہمارا

تھمتانہ تھا کسی سے سیرِ و ہمارا

بطل سونے والے آسمان نہیں ہم

سو بار کر چکا ہے تو امتحان ہمارا

ام کلستان اندلس وہ دن ہیں تجھ کو

تھا تیری ڈالیوں میں آئینا ہمارا

اے موجِ دلانہ تو بھی چھپاتی ہو ہم کو؟

اب تک ہی تیرا دریا افسانہ خواں تھا

اے ارضِ پاک! تیری حرمتِ ٹپ پر ہم

ہو خوں تری رگوں میں اب تک رواں تھا

سالارِ کاروانِ ہر میرِ حجازِ انسا

اس نام سے ہے باقی آرامِ جاں ہمارا

اقبال کا ترانہ بانگِ فراہی گویا

ہوتا ہے جادو پیما۔ پھر کاروانِ ہمارا

مسلمان بچوں کا ملکی گیت

چشتی نے جس نے میں میں پیغامِ حق سنایا

ناباک نے جس چمن میں وحدتِ کائیت کیا

تاتاریوں نے جس کو اپنا وطن بنایا

جس نے حجازیوں سے دشتِ عرب چھڑایا

میرا وطن ہی میرا وطن ہی ہے



یونانیوں کو جس نے حیران کر دیا تھا  
 سارے جہاں کو جس نے علم و ہنر دیا تھا  
 مٹی کو جس کی حق نے زر کا اثر دیا تھا  
 ترکوں کا جس نے دامن بیروں سے بھر دیا تھا  
 میروٹن ہی ہو میروٹن ہی

ٹوٹے تھے چو ستارے فارس کے آسمان سے  
 پھرتا ہے جس نے چمکے کہکشاں سے  
 وحد کی نے سنی تھی دنیا نے جس مکان سے  
 میر سب کو انی ٹھنڈی ہو جا جہاں سے  
 میروطن ہی ہو میروطن ہی

بندے کا جسم جس کے پرست جہان کے سینا  
 نوح جہی کا ٹھہرا اگر جہاں سفینا  
 رفعت ہو جس زمین کی مایم فلک کا زینا  
 جنت کی زندگی ہو جس کی فضا میں جینا  
 میروطن ہی ہو میروطن ہی

گو تم کا جو وطن ہے جاپان کا حرم ہے  
 عیسیٰ کے عاشقوں کا چھوٹا بیروٹم ہے  
 مدفون جس زمین میں سلام کا حشم ہے  
 ہر پھول جس چمن کا فردوس ہوا رم ہے  
 میروٹن ہی ہو میروٹن ہی

# ترانہ

(مسلمان بچوں کا ملکی گیت)  
مصنفہ

ڈاکٹر شیخ محمد قبال صاحب ایم۔ اے۔ پی۔ ایچ۔ ڈی

سارے جہاں سے اچھا ہندوستان ہمارا

ہم بلبلیں ہیں اس کی وگلتاں ہمارا

غربت میں مولیٰ اگر ہم ہوتا دل وطن میں

سمجھو نہیں ہمیں بھی دل ہو جہاں ہمارا

پرست ہے سب سے اونچا ہم سایہ آسمان کا

وہ ستری ہمارا وہ پاسباں ہمارا

گوئی میں کھلتی ہیں اُسکی نراؤں میں

گلشنِ مہجے جہکے دم سے رشکِ جنانِ ہمارا

لے آئے آبِ وِ دِ گنگا، وہِ نِ ہی یادِ تجھ کو

اُتر اترے کنارے جب کاواں ہمارا

۱۳  
نہیں سکھاتا آپس میں کھنا

ہندی ہیں ہم وطن ہندوستان

یونان مضر و ماسٹ گہاں سے

اب تک مگر باقی نام نشان





کچھ بات ہو کہ مستی مٹی نہیں ماری

صیدن ہے شمع و زماں ہمارا

اقبال کوئی محرم اپنا نہیں جانتا

معلوم کیا کسی کو دروہنا ہمارا